مجاہدِ اردو

سید ہدایت اللہ

مجاہدِ اردو سید ہدایت اللہ

ناشر

انجمن ترقی اردو، ضلعی شاخ، کڈپہ

ریاستی اردو ٹیچرس اسوسی ایشن (روٹا)، آندھراپردیش، کڈپہ

ستمبر 2020

فہرستِ مضامین

1. پیش لفظ	مولوی مفتی سید شاہ محمد مصطفیٰ حسین بخاری	5
2. میری یادیں	سید ہدایت اللہ	8
3. حمد	یونس طیبؔ	10
4. نعت	عبدالقدیر پرویز	11
5. روٹا کا ترانہ	سی۔ایس۔عبدالسلام شہمیری	12
6. ہمہ جہت شخصیت۔آج بھی اور آئندہ بھی	ایم۔اے۔رحیم خان	16
7. یادش بخیر	ڈاکٹر سید عبدالستار ساحرؔ	19
8. اردو کے بہادر سپاہی-سید ہدایت اللہ	ڈاکٹر محمد نثار احمد	22
9. سید ہدایت اللہ: بے مثل خدمات	ڈاکٹر ایوب حسین	26
10. تہنیتی کلمات	ڈاکٹر وارث احمد	29
11. جشنِ اردو سید ہدایت اللہ	عبدالغنی کونین	32
12. یادوں کے جھروکے	ایم۔جواد حسین	35
13. 36 سالہ سفر	سید اقبال	37
14. پیکرِ حرکت وعمل، ایک دلنواز شخصیت-سید ہدایت اللہ	سید وصی اللہ بختیاری	39
15. صبر، محاسبہ اور تواضع کی عکاس شخصیت	سید محمد ثبات الرحمٰن	47
16. میرے تاثرات	سید رحمت اللہ	49
17. وہ ایک شخص نہیں، مستقل ادارہ ہے	ش۔م۔ہاشم	52
18. میری نظر میں سید ہدایت اللہ	شیخ عبدالرزاق	54
19. استادِ محترم سید ہدایت اللہ صاحب میری نظر میں	محمد الیاس باشاہ	56

ڈاکٹر سید وصی اللہ بختیاری عمری
شعبۂ اردو، گورنمنٹ کالج
رائے چوٹی، آندھرا پردیش

پیکرِ حرکت وعمل، ایک دلنواز شخصیت - سید ہدایت اللہ

انسانی فطرت کا دو امور پر دار ومدار ہے: اثبات اور نفی۔ قسامِ ازل نے دنیا میں مختلف طبائع اور متضاد مزاج کے ساتھ انسانوں کو تخلیق فرمایا ہے۔ خیر وشر اور ہدایت وضلالت کے درمیان حدِ فاصل متعین کر کے امتیاز کا فطری مادہ بھی ودیعت فرمایا۔ راہ یاب ہونے اور بے راہ روی کی روش اختیار کرنے کے سلسلے میں اختیار بھی عطا فرمایا ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ پرودگار کی جانب سے زندگی کے طرزِ عمل اور انتخابِ طریقۂ کار میں بھی توسّع اور گنجائش عطا فرمائی ہے۔ اب یہ بات قابلِ لحاظ ہے کہ جس انسان میں فطری طور پر خیر کا مادہ پایا جاتا ہے، وہ سماج ومعاشرہ اور ملک وملت کے لیے فلاحی ورفاہی خدمات انجام دیتا ہے۔ لہٰذا خیر ونجاح اور صلاح وفلاح کی راہ اختیار کرنے والے افراد قابلِ ستائش وآفرین وتحسین ہیں کہ انہوں نے قوم وملت اور ملک ووطن کی خدمت کے جادۂ روشن کو اختیار کر رکھا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ توفیق ہمیشہ بہ اندازۂ ہمت ہوتی ہے۔ انسانوں میں مختلف نوعیت کی افتادِ طبع پائی جاتی ہے۔ کچھ تو ایسے ہوتے ہیں جو عام زندگی گزارتے ہیں اور ان کا مطمحِ نظر عامیانہ اور سطحی ہوتا ہے۔ کچھ لوگ اپنے لیے زندگی گزارنے کے ساتھ اپنوں کے لیے بھی جیتے ہیں۔ تاہم کچھ ایسی شخصیات بھی ہوتی ہیں جن کا مقصدِ حیات بلند تر اور خیر کی بنیاد پر استوار ہوتا ہے۔ وہ اپنی ذات کو عوام الناس کے فائدہ کے لیے وقف کر دیتے ہیں۔ ان کی زندگی حرکت وعمل کا پیکر، سراپا بے لوثی

وخلوص، مجسم جذبۂ ایثار و نفع رسانی اور ذاتی جوہرِ اخلاص و اخلاق سے آراستہ و پیراستہ ہوتے ہیں۔انہیں مؤخرالذکر دلنواز اور محبوب و مقبول شخصیات میں جناب سید ہدایت اللہ صاحب کا بھی شمار ہوتا ہے۔محبوبیت اور مقبولیت کے سلسلے میں یہ وضاحت ضروری ہے کہ یہ من جانب اللہ ہوتی ہے۔مقبولیت اللہ کی جانب سے ملتی ہے تو دلوں پر محبت نقش ہو جاتی ہے اور محبوبیت کا رتبہ حاصل ہوتا ہے۔اس میں نیت کا خلوص، جذبات کی صداقت، اخلاصِ عمل اور حسنِ کارکردگی وغیرہ عوامل شاملِ حال ہوتے ہیں۔

جناب سید ہدایت اللہ صاحب کی منجملہ خوبیوں اور خصوصیات کے ضمن میں یہ بات خاص طور پر میرے لیے ہمیشہ اہمیت کی حامل رہی ہے کہ ان کی مقبولیت اور محبوبیت من جانب اللہ ہے۔ سب کو ساتھ لے کر چلنے کا جذبہ اور سب کے ساتھ خلوص و محبت کے ساتھ پیش برتاؤ نہ صرف مثالی ہے بلکہ ایک قابلِ تقلید نمونہ ہے، ورنہ عام طور پر اساتذہ صرف اپنے احباب اور تلامذہ کے حلقے تک محدود ہو کر رہ جاتے ہیں، جس کی وجہ سے وہ اپنے خول میں خود بند ہو کر حصارِ ذات میں محصور ہو جاتے ہیں۔

جناب سید ہدایت اللہ صاحب کی شخصیت کا خاصہ کہ وہ نام و نمود اور صلہ و ستائش سے بے نیاز ہو کر کام کرتے ہیں۔یہی وہ بے لوثی اور صداقتِ عملی ہے جو ان کی شخصیت کا جوہر ہے۔ایک ایسے دور میں جہاں صرف شخصی مفاد ہی کو مقدم رکھا جاتا ہے، ذاتی تشہیر کو کامیابی کا معیار سمجھا جاتا ہے، جس معاشرے میں خودستائی مقصود و مطلوب تصور کی جاتی ہو، بے لوثی عنقا ہو، خلوص پیکر مفقود نہ سہی کم یاب ہوں، ایسے معاشرے میں سید ہدایت اللہ ظلمتِ شب میں قندیلِ رہبانی اور ظلماتِ تشہیر و خودستائی میں کم از کم میرے لیے ایک منارۂ نور ہیں۔اس لائیٹ ہاؤز کی روشنی میں ہمیں اپنے سمتِ سفر کے تعین میں مدد ملتی ہے۔

کڈپہ میں جن ادبی شخصیات کی وجہ سے اردو کو وقار و اعتبار حاصل ہے، ان میں دیگر شخصیات کے علاوہ محترمی ڈاکٹر سید اقبال خسؔرو قادری صاحب اور پروفیسر قاسم علی خان صاحب کے ساتھ جناب سید ہدایت اللہ صاحب کی شخصیت، مرکزی اور کلیدی حیثیت کی حامل ہے۔ مجھے مرحومین میں سید یوسف صفی رحمۃ اللہ اور شکیل بھائی مرحوم بھی یاد آرہے ہیں۔ کڈپہ کو ادبی سرگرمیوں کا ایک اہم مرکز بنانے میں، مختلف النوع علمی و ادبی پروگراموں نیز کانفرنسوں کے انعقاد کی بدولت کڈپہ کو ادبی جغرافیہ میں ایک وقار و اعتبار حاصل ہے۔ کڈپہ جنوبی ہند میں اردو کے اہم مراکز میں شامل ہے، اور اس سلسلے میں جناب سید ہدایت اللہ صاحب کی کوششیں اور کاوشیں بھی اہمیت کی حامل ہیں۔ اس سلسلے میں دل و دماغ میں یادوں کا ایک جہان آباد ہے جس میں کڈپہ میں منعقدہ انجمن ترقی اردو کی ضلعی، علاقائی اور صوبائی کانفرنسیں، جو نہایت تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہوتی تھیں اور ہوتی ہیں۔ ریاستی اردو ٹیچرز ایسوسی ایشن کی جانب سے ایسی عظیم الشان کانفرنسیں منعقد ہوئیں ہیں جن میں اساتذۂ اردو اور محبانِ اردو کی کثیر تعداد نے اپنی شرکت کے ذریعے تاریخ رقم کی۔ اساتذۂ اردو کے مسائل کی یکسوئی اور اردو اسکولوں کے قیام کے لیے ریاستی اردو اساتذہ تنظیم (روٹا) کی خدمات اظہر من الشّمس ہیں۔

مجھے مختلف مواقعوں پر ہدایت اللہ صاحب کے ساتھ اشتراکِ عمل کا موقعہ ملا۔ ہر مرتبہ مجھے ان کے اخلاق و کردار اور ان کے حسنِ سلوک کا پہلے سے زیادہ قائل ہونا پڑا۔ ان کے مزاج میں شخصی خوبیاں اور اخلاقی اقدار قابلِ لحاظ ہیں۔ تعمیرِ شخصیت اور کردار سازی کے سلسلے میں ان کی کئی شخصی خوبیاں ایسی ہیں جنہیں اختیار کرنا لازمی ہے۔ ان کی شخصیت کو میں نے کئی زاویوں سے مثالی پایا۔

جناب ہدایت اللہ صاحب کے مزاج میں وقار و تمکنت ہے لیکن ان کے اخلاق اور اطوار سے کہیں یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ وہ صرف اپنی بات منوانے کے قائل ہیں۔ وہ ہمیشہ نرم لہجہ میں گفتگو کے

قائل ہیں۔ان کے مزاج میں تحکم نہیں حلم و بردباری ہے۔وہ ہمیشہ جمہوری اقدار کو پسند کرتے ہیں اور اپنے تمام رفقائے کار کی رائے کو اہمیت دیتے ہیں۔مشورہ معقول اور مناسب ہو تو چھوٹوں کی رائے کو بھی قبول کرنے کے لیے تیار رہتے ہیں۔ان کی محفل میں آدابِ مجلس ملحوظ رکھے جاتے ہیں۔ وہ خورد نوازی و دل نوازی کے ساتھ چھوٹوں کے ساتھ ہمیشہ شفقت مآبی کا سلوک روا رکھتے ہیں۔

موصوف کے مزاج میں خداداد تنظیمی اور انتظامی صلاحیتیں بدرجۂ اتم موجود ہیں۔کسی پروگرام یا اجلاس کی تیاریوں کا معاملہ ہو یا کسی کانفرنس کے انعقاد کا مرحلہ ہو، کئی نشستوں میں انتظامی امور پر تبادلۂ خیال کرتے ہیں۔تمام ذمہ داریوں میں ان کی حصہ داری اور شراکت برابر ہوتی ہے بلکہ وہ دیگر رفقاء سے زیادہ مستعد اور فعال رہتے ہیں۔کسی پروگرام کو کامیابی سے ہم کنار کرنے کے لیے تمام جزئیات پر ان کی گہری نظر ہوتی ہے۔وہ ہر پہلو کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تمام معاملات طے کرتے ہیں، ان کے پیش نظر ادنیٰ سے ادنیٰ بات بھی اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔وہ کسی پہلو کو نظر انداز نہیں کرتے۔ ہر رائے کو اہمیت دیتے ہیں، حفظِ مراتب کا مکمل خیال رکھا کرتے ہیں اور سب افراد کو یکساں اہمیت کا حامل تصور کرتے ہیں۔ میں نے انہیں اقبال کے ''نرم دمِ گفتگو اور گرم دمِ جستجو'' کا مصداق پایا۔

وہ کبھی کسی معاملے میں فوراً ردِ عمل نہیں دیتے۔فوری ردِ عمل ظاہر نہ کرنا بھی ان کی طبیعت کے ٹھہراؤ اور سنجیدگی کی ایک روشن علامت ہے۔میں نے انہیں کبھی کسی بات پر زود رنج ہوتے نہیں دیکھا۔ان کا کسی بات پر فوراً ردِ عمل ظاہر نہ کرنا ان کے مزاج کی متانت اور طویل تجربات کا حاصل ہوسکتا ہے۔

میری رائے میں ان کی اس وسعت نگاہی اور بالغ نظری کی ایک وجہ ان کا کثیر المطالعہ ہے،

وہ ہمیشہ معیاری کتب کے مطالعہ میں مشغول ومنہمک رہتے ہیں۔ان کا خیال ہے کہ اساتذہ جب تک مطالعہ نہیں کریں گے، مختلف موضوعات پر علم کو تازہ رکھنے کے سلسلے میں ناکام رہیں گے۔علاوہ ازیں انہوں نے اپنے تجارب سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ وہ اپنے تجربات ومشاہدات کو ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھتے ہیں۔

مجھے ہدایت اللہ صاحب کی جس بات نے ہمیشہ متاثر کیا، وہ ان کی وسعتِ نظری ہے جو ان کی وسعتِ مطالعہ کی دین ہے۔ وہ غور وفکر کے لیے بھی ہمیشہ نادر اور فکر انگیز موضوعات بڑی عمدگی کے ساتھ اٹھاتے ہیں اور حق ادا کرتے ہیں۔ مجھے بخوبی یاد ہے کوئی دس پندرہ سال قبل کی بات ہے کہ دارالعلوم امدادیہ رائے چوٹی میں اردو اساتذہ کے لیے ایک سیمینار/ مذاکرے کا اہتمام کیا گیا تھا۔اس میں انہوں نے ''امام غزالی کے نظریہ تعلیم'' پر ایک مبسوط اور زبردست مقالہ پیش کیا تھا۔

جناب سید ہدایت اللہ سے میں اپنے تعلقات اور روابط کا تفصیلی تذکرہ یہاں نہیں کروں گا۔ان کے والدِ ماجد حضرت سید عنایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تمام افراد خاندان اوصافِ حمیدہ کے حامل ہیں۔ مجھے ان سے ملاقات کا شرف حاصل ہے۔ان کی روشن تدریسی خدمات کا ایک زمانہ معترف ہے۔ان کے شاگردان کے اوصافِ حمیدہ کے بیان میں رطب اللسان رہتے ہیں۔ان کے تمام فرزندان' ارجمند ہیں اور ماشاء اللہ اپنے والدِ ماجد کی حسنِ تربیت کی مثال ہیں۔ جناب سید ہدایت اللہ، جناب سید رحمت اللہ، جناب سید قدرت اللہ، جناب سید شفاعت اللہ اور جناب سید حشمت اللہ۔ایں خانہ تمام آفتاب است۔دعا ہے یہ خوبیاں اگلی نسلوں میں بھی جاری و ساری رہیں۔

مجھے انہوں نے کئی پروگراموں میں مدعو کیا اور اظہارِ خیال کا موقعہ عطا فرمایا۔شاید 2004

کے اوائل کی بات ہے، دینی مدارس کی جدید کاری اور مدرسہ ایجوکیشن کے سلسلے میں 'میلا دگھر کڈپہ' میں ایک پروگرام منعقد کیا گیا تھا، اس میں سری چندرا مولی IAS کی موجودگی میں مولانا مفتی سید معصوم ثاقب صاحب، مولانا یوسف بغدادیؒ، مولانا سید شاہ مصطفیٰ حسین بخاری، میرے والدِ محترم مولانا سید شاہ محمد اللہ ضیاء بختیاری صاحب اور دیگر مقتدر شخصیات کے ساتھ مجھے بھی اظہارِ خیال کا موقعہ عطا فرمایا تھا۔ اس موقعہ پر ''جدید نظریہ تعلیم اور مدارس کا سرکاری کرن'' کے سلسلے میں گرما گرم بحث بھی ہوئی تھی۔ اسی طرح انجمن ترقی اردو کی کانفرنسوں میں مجھے مدعو کیا۔ سیمیناروں میں مقالات پیش کرنے کا موقعہ عطا فرمایا۔ مقالوں کی اشاعت کے سلسلے میں بھی مجھے کبھی فراموش نہیں کیا۔ ان کی عنایتیں میرے لیے یادگار ہیں۔

ریاستی سطح پر اردو اساتذہ کی تنظیم اوران کے مسائل کی یکسوئی کے لیے سید ہدایت اللہ صاحب کی روشن خدمات مثالی ہیں۔ اس اساتذہ تنظیم 'روٹا' کے لیے انہوں نے ایک طرح اپنے آپ کو وقف کر دیا۔ اس تنظیم کے تحت مسلسل اور کامیاب نمائندگی کی گئی۔ اردو اسکولوں اور ہائی اسکولوں کے قیام، اساتذہ کی جائیدادوں کی منظوری، مخلوعہ جائیدادوں پر تقررات اور اردو اساتذہ کے تبادلوں کے معاملات میں ''روٹا'' کی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔ ریاستِ آندھرا پردیش میں بالعموم اور علاقۂ رائل سیما میں بالخصوص' یہ جو اردو اسکولوں کی معتد بہ تعداد موجود ہے اور اردو اساتذہ کا جمِ غفیر نظر آتا ہے، اس میں 'روٹا' بالخصوص جناب سید ہدایت اللہ اوران کے رفقائے کار اور 'روٹا' کے ذمہ داران کا کلیدی کردار ہے۔ اگر تنظیم کی جانب سے پیش کردہ نمائندگیوں اور کارروائیوں کو یکجا کیا جائے تو کئی جلدوں پر مشتمل کتاب بن جائے۔ روٹا کے سلسلے میں سب کی یہ دلی خواہش ہے کہ خدا کرے کہ اب جناب سید ہدایت اللہ صاحب ہی کی سرپرستی اور قیادت میں اس تنظیم کو سرکاری طور پر مسلّمہ حیثیت حاصل ہو جائے۔

اردو کی نصابی کتابوں کی تیاری بھی ان کے اہم کارناموں میں شامل ہے۔نصابی کتابوں کی تدوین وترتیب کے لیے جناب سید ہدایت اللہ کی کوششوں کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ان کی ہمت ،حوصلہ، ذمہ داری اور کامیاب نمائندگی ہی کی بدولت اسکولی سطح پر اردو کی نصابی کتابوں کے لیے کڈپہ کو مرکز بنایا گیا۔انہوں نے پوری ذمہ داری کے ساتھ کئی مرحلوں میں ورکشاپوں کا انعقاد کیا اور کتابوں کی ترتیب وتدوین کا کام بحمداللہ پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

مزید برآں موصوف ایسی شخصیت کے حامل ہیں کہ ان کی محبوبیت، مقبولیت اور مرکزیت کسی عہدے یا کسی منصب کی مرہونِ منت نہیں ہوتی۔ان کے صادق جذبات، عملی اقدامات، بے لوث خدمات اور مصروفِ جدوجہد اور سرگرمِ عمل رہنے کی عادات یقیناً فقید المثال ہیں۔ایک روشن تاریخ، ایک عظیم جہدِ عمل سے عبارت شخصیت کا سبکدوش ہونا محض سرکاری ضابطے کی کارروائی اور کاغذی رسم کی تکمیل کے علاوہ کچھ نہیں۔انہوں نے جس طرح اپنے آپ کو اردو کی تدریسی، تعلیمی، تنظیمی اور سماجی وادبی خدمات کے لیے وقف کر دیا ہے، اس سے ہمیں یقینِ کامل ہے کہ ان کی خدمات کا یہ تسلسل جاری رہے گا اور وہ اپنی سبکدوشی کے بعد مکمل یکسوئی اور انہماک کے ساتھ اردو زبان وادب اور قوم وملت کے لیے گراں قدر خدمات انجام دیں گے، ان شاءاللہ العزیز۔

STU کی جانب سے 2010ء میں منعقدہ اردو تعلیمی کانفرنس کے موقعہ پر شائع شدہ یادگاری مجلّہ ''فانوس'' میں بطورِ پیغام شامل سید ہدایت اللہ صاحب کے ایک اقتباس پر اپنی تحریر ختم کرنا چاہوں گا جو دس سال بعد بھی اپنی معنویت اور اہمیت کے لحاظ سے توجہ کا طالب ہے۔میں خواہش کروں گا کہ اس تحریر کو بغور پڑھا جائے:

''اسلام کا فریضہ حصولِ علم ہے۔انسان جسے اشرف المخلوقات صرف اور صرف اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ اچھے اور برے کی پہچان رکھتا ہے۔خالقِ کائنات نے انسان کو اس عہدے پر فائز

رہنے کے لیے ایک جامع و مکمل ضابطۂ حیات قرآنِ حکیم اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سنت ہمیں عطا فرمائیں تا کہ ہم ساری عالم انسانیت کے لیے رہبر اور رہنما بنیں۔ افسوس! ہمارے مصلحت آمیز رویہ کی وجہ سے ہم دوسروں کی رہبری میں زندگی گزار رہے ہیں۔اس محرومی کا احساس ہونے کے باوجود مصلحت کا لبادہ اوڑھے جرأت لب کشائی کیے بغیر خاموش تماشائی بنے بیٹھے ہیں اور ساحل سے دور ہماری ترقی و ترویج کی کشتیاں طوفان کی زد میں تھپیڑے کھاتی ہوئی نظر آرہی ہیں اور ہم دوسروں کے رحم و کرم کے ٹکڑوں پر پل رہے ہیں۔ ہماری اپنی کوئی شناخت نہیں۔ہمیں چاہیے کہ علم حاصل کریں اور علم کو عام کریں۔''

اللہ رب العزت کی بارگاہِ قدس میں دست بدعا ہوں کہ سید ہدایت اللہ صاحب کو صحت و عافیت کے ساتھ شاد و آباد رکھے۔دو عالم کی تمام خوشیاں، کامیابیاں، کامرانیاں، سرخروئیاں اور سرفرازیاں انہیں نصیب ہوں۔ان کی علمی، ادبی، سماجی، تنظیمی اور لسانی خدمات کا سلسلہ تا دیر جاری رہے۔ان کی سرپرستی ہمیں حاصل رہے۔ان کے سایۂ عاطفت میں اردو کی شمعِ فروزاں اپنی ضوفشانیوں کے ساتھ ضیاء پاش رہے اور عالم انسانیت کو منور کرتی رہے۔آمین۔

....

مجاہد اردو سید ہدایت اللہ

محنت اتنی خاموشی سے کرو کہ
کامیابی چیخ اٹھے

URDU TEACHER'S
RIYASATI ASSOCIATION
RUTA
ریاستی اردو ٹیچرس اسوسیشن، اے۔ پی۔

اردو ترقی